احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

منگل
6- جون 1995ء

روزنامہ
# الفضل ربوہ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 125 | منگل - 7 محرم - 1416ھ، 6 احسان 1374ہش، 6 جون 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## پیدائش انسانی کی غرض عبادت الٰہی ہے

تم اس بات کو سمجھ لو کہ تمہارے پیدا کرنے سے خدا تعالیٰ کی غرض یہ ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے لئے بن جاؤ۔ دنیا تمہاری مقصود بالذات نہ ہو۔ میں اس لئے بار بار اس امر کو بیان کرتا ہوں کہ میرے نزدیک یہی ایک بات ہے جس کے لئے انسان آیا ہے اور یہی بات ہے جس سے وہ دور پڑا ہوا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ دنیا کے کاروبار چھوڑ دو بیوی بچوں سے الگ ہو کر کسی جنگل یا پہاڑ میں جا بیٹھو۔ (دین حق) اس کو جائز نہیں رکھتا اور رہبانیت دین حق کا منشاء نہیں (دین حق) تو انسان کو چست اور ہوشیار اور مستعد بنانا چاہتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

# ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اسی طرح ریا، عُجب، تکبّر ایسی باتیں ہیں کہ اعمال کو قبولیت کے قابل نہیں رہنے دیتیں کیونکہ اگر اعمال نیک سرزد ہوئے ہیں تو وہ بندے کی اپنی طرف سے نہیں بلکہ خاص خدا کے فضل سے ہوئے ہیں۔ پھر اس میں کیا تعلق کہ وہ دوسروں کو خوش کرنے کے لئے ان کو ذریعہ ٹھہراتا ہے یا اپنے نفس میں خود ہی ان سے کبر کرتا ہے جس کا نام عُجب ہے (-) یعنی انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے اور اس میں بذات خود کوئی قوت اور طاقت نہیں ہے جب تک خدا تعالیٰ خود عطا نہ فرمائے۔ اگر آنکھیں ہیں اور تم ان سے دیکھتے ہو یا کان ہیں اور تم ان سے سنتے ہو یا زبان ہے اور تم اس سے بولتے ہو تو یہ سب خدا کا فضل ہے کہ یہ سب قویٰ اپنا اپنا کام کر رہے ہیں وگرنہ اکثر لوگ مادر زاد اندھے یا بہرے یا گونگے پیدا ہوتے ہیں۔ بعض بعد پیدائش کے دوسرے حوادثات سے ان نعمتوں سے محروم ہو جاتے ہیں مگر تمہاری آنکھیں بھی نہیں دیکھ سکتیں جب تک روشنی نہ ہو اور کان نہیں سن سکتے جب تک ہوا نہ ہو۔ پس اس سے سمجھنا چاہئے کہ جو کچھ دیا گیا ہے جب تک آسمانی تائید اس کے ساتھ نہ ہو تب تک تم محض بیکار ہو۔ ایک بات کو تم کتنے ہی صدق دل سے قبول کرو مگر جب تک فضل الٰہی شامل حال نہیں تم اس پر قائم نہیں رہ سکتے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۲۴)

## ربوہ کا ماحول ہمیشہ پاکیزہ اور مطہّر رہنا چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

ربوہ کا ماحول جس طرح جلسہ سالانہ کے ایام میں ظاہری اور باطنی طور پر پاکیزہ اور مطہر رہنا چاہئے اسی طرح سال کے دوسرے ایام میں بھی ہمارے ماحول میں کسی قسم کی گندگی اور ناپاکی داخل نہیں ہونی چاہئے۔ اس میں شک نہیں کہ ربوہ کے مکینوں کی بڑی بھاری اکثریت اس کوشش میں ضرور لگی رہتی ہے کہ ان کا ماحول پاک رہے اور وہ یہ خواہش ضرور رکھتے ہیں کہ جس فضا میں وہ سانس لے رہے ہوں اور جس زمین پر ان کے قدم پڑ رہے ہوں وہ طہارت اور پاکیزگی رکھنے والی اور طہارت اور پاکیزگی اور برکت پہنچانے والی ہو لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ ربوہ میں رہنے والوں میں سے بعض ان ذمہ داریوں کا خیال نہیں رکھتے جو اللہ تعالیٰ نے ان پر ڈالی ہیں اور جنہیں انہوں نے برضا و رغبت قبول کیا ہے۔ کسی کے لئے یہ ضروری نہ تھا اور نہ اب ضروری ہے کہ وہ ربوہ میں ہی رہائش رکھے لیکن سارے ہی بظاہر اور ان میں سے بڑی بھاری اکثریت حقیقتہ "بھی برضا و رغبت اور اس ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے اور اسے قبول کرنے کے لئے تیار ہو کر ربوہ میں رہائش پذیر ہے۔ اہل ربوہ نے جو ذمہ داری برضا و رغبت اپنے اوپر لی ہے اگر ان میں سے ایک فیصد یا نصف فیصد یا چوتھائی فیصد ایسے گھرانے ہوں جنہیں اپنی ذمہ داریوں کا یا تو علم نہ ہو یا اپنی ذمہ داریاں نباہنے کی طرف انہیں توجہ نہ ہو تو اس کے نتیجہ میں انہیں یہ نہ سمجھ لینا چاہئے کہ ہم اس کو برداشت کر لیں گے۔

(از خطبہ ۹- جنوری ۱۹۷۰ء)

## تقویٰ حاصل کرو کیونکہ تقویٰ کے بعد ہی خدا تعالیٰ کی برکتیں آتی ہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

## قرارداد تعزیت

○ یو۔کے۔ جماعت کی مجلس عاملہ کو مسٹر محمد نعیم عثمان میمن کی بے وقت اور المناک وفات (۱۷- اپریل ۱۹۹۵ء) پر انتہائی دکھ ہوا ہے۔

مسٹر نعیم عثمان میمن ایک بہت ہی مخلص احمدی تھے۔ اور امامت احمدیہ کے ساتھ جذباتی حد تک لگاؤ رکھتے تھے۔ وہ ایسٹ افریقہ کے ایک ممتاز میمن خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ انہوں نے اپنی تعلیم پاکستان میں حاصل کی تھی۔ وہ ایک بہت اچھے طالب علم تھے۔ اور انہوں نے دین حق اور دوسرے مذاہب کا علم حاصل کرنے کے لئے بہت زیادہ محنت کی تھی۔ اور اس علم کو انہوں نے جماعت کی خدمت کے لئے بہت عمدہ طریق پر استعمال کیا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی ذاتی رہنمائی میں وہ ایک قابل قلم کار بن گئے تھے۔ انہوں نے مسلم ہیرلڈ اور ریویو آف ریلیجنز میں بہت سے مضامین لکھے۔ جن میں انہوں نے احمدیہ نکتہ نظر کی وضاحت کی اور احمدیہ عقائد کے خلاف مختلف الزامات کا عمدہ طریق سے دفاع کیا۔ ان کی سب سے آخری کتاب جس کا نام "تھری ان ون" ہے انگریزی زبان میں جماعت کے لٹریچر میں ایک قیمتی اضافہ ہے۔ دنیا بھر میں اس کا نوٹس لیا گیا ہے اور اس کی تعریف کی گئی ہے۔ ان کے والد مسٹر اسحاق عثمان میمن نے گجراتی زبان میں کلام الٰہی کا ترجمہ کیا جس کام میں مسٹر محمد نعیم عثمان میمن نے بھی ان کی مدد کی۔

مسٹر نعیم عثمان ایک دل کش شخصیت کے مالک تھے۔ ان کی طبیعت بہت فیاضانہ تھی ان اوصاف کی وجہ سے انہیں اپنے دوستوں میں تعریف اور محبت کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ اپنی ادبی مصروفیات کے علاوہ وہ جماعت کے مختلف کاموں میں بھی اپنا بہت سا وقت صرف کرتے تھے۔

یو۔کے جلسہ سالانہ کی تنظیم کے وہ ناظم سپلائی تھے۔ اور الفضل انٹرنیشنل کے سیلز مینیجر تھے۔

باقی صفحہ ۷ پر

## درخواست دعا

مورخہ ۹۵-۵-۳۰ کو خواجہ نذیر احمد بٹ صاحب فیکٹری ایریا ربوہ کی اہلیہ محترمہ کو تشویشناک حالت میں الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں داخل کروایا گیا تھا۔ اب بفضل اللہ تعالیٰ روبصحت ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah


روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

6- احسان ۱۳۷۴ ھش 6 - جون ۱۹۹۵ء


# اپنا حق چھوڑنا

دنیا میں اکثر و بیشتر جھگڑے اس بات پر ہیں کہ یہ میرا حق ہے اور مجھے ملنا چاہئے میں اپنا حق لینے کی خاطر اپنی جان تک لڑا دوں گا۔ آخر میرا حق غصب کیوں کیا جائے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ انسانیت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ انسان اپنا حق لے اور دوسروں کا حق غصب نہ کرے۔ حق کے غصب کرنے ہی سے دنیا میں فساد پیدا ہوتا ہے کیوں کہ آخر انسانی فطرت یہ چاہتی ہے کہ جو اس کا حق ہے اسے ملنا چاہئے۔ لیکن ایک تو یہ بات ہے کہ کسی کا کیا حق ہے یہ کون فیصلہ کرے اور وہ کس طرح ملنا چاہئے یہ بھی کون فیصلہ کرے۔ گویا کہ یہ دو باتیں متنازعہ فیہ رہ سکتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ جس حق کے لئے آپ لڑ رہے ہیں کیا وہ آپ کا حق ہے بھی یا نہیں۔ آپ کو غلطی تو نہیں لگی آپ تعصب اور ضد کی وجہ سے تو یہ نہیں کہہ رہے کہ یہ آپ کا حق ہے اور آپ کو ملنا چاہئے اگر ایسا ہے تو یہ خوامخواہ جھگڑا کھڑا کرنے والی بات ہے۔ بہر حال یہ بات ہمیشہ سے جھگڑے کا باعث رہی ہے کہ یہ چیز میرا حق ہے اور مجھے ملنی چاہئے۔ اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ اگر انسان یہ سمجھ لے کہ حق لینا اپنی جگہ پر اہم ہے۔ لیکن معاشرے میں خوش گواری پیدا کرنا اس سے بھی زیادہ اہم ہے۔ اگر آپ اپنا حق چھوڑ کر معاشرے میں خوش گواری پیدا کر سکتے ہیں اور معاشرے کے سب لوگ زیادہ بہتر زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ تو آپ ایسا کیوں نہ کریں۔ آپ کو ایسا یقیناً کرنا چاہئے۔ حق لے کر آپ خوش ہوں گے۔ حق چھوڑ کر شائد سارا معاشرہ خوش ہو۔ اور آپ کی تعریف کرے کہ اگرچہ آپ کا خیال تھا کہ یہ آپ کا حق ہے لیکن آپ نے اسے چھوڑ دیا اور پھر معاشرے ہی کی کیا بات ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کی خاطر آپ اپنا حق چھوڑ دیں تو معاشرہ بھی خوش ہو گا اور خدا بھی خوش ہو گا۔ اور اس سے بڑھ کر انسان کو کیا چاہئے۔ اگر وہ اپنا حق لے لے اور ایسے طریق پر لے کہ خدا کو ناراض کر دے۔ تو اسے اس حق کے لینے سے کیا فائدہ۔ لیکن اگر وہ اپنا حق چھوڑ دے۔ اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث بنے تو یہ اسے اس کے حق کے ملنے کی نسبت بھی بہت زیادہ اہمیت والی بات ہے' حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"بعض لوگ محض للہ اللہ کی رضا کی خاطر دکھ برداشت کر لیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں جس طرح ہو جھگڑا نپٹاؤ۔ ختم کرو اس معاملے کو اور رضائے باری تعالیٰ کی خاطر وہ یہ دیکھتے ہوئے بھی کہ ان کے حقوق ہیں پھر بھی ان کو چھوڑنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مغفرت ہے اور رضوان ہے اس دنیا میں بھی انجام کار وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت کا سلوک پائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے رستے دیکھیں گے خدا ان کو رضا کے رستوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور آخرت میں رضا کی جنت سے بہتر اور کوئی جنت متصور ہو ہی نہیں سکتی۔ اگر آخرت میں مغفرت مل جائے اور رضوان مل جائے تو اس سے اچھا سودا اور کیا ہو سکتا ہے۔"

ہم میں سے ہر شخص کو یہ دعا کرنی چاہئے کہ ہمارا حق نہیں ملتا تو نہ ملے ہم اسے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر چھوڑ دیتے ہیں تاکہ اس دنیا میں بھی اس کی طرف سے مغفرت اور رضوان ملے اور اگلی دنیا میں بھی مغفرت اور رضوان مل جائے۔ اور ہمارے لئے یہی سب سے اچھا سودا ہے۔

میری باتیں اچھی نیچی اُنکی باتیں دانش
لیکن میں تو بول رہا ہوں وہ بیٹھے ہیں گُم سُم
چلیئے اُنکی چپ کے موتی رول کے جھولی بھر لیں
اُنکے سب مداح ہیں زید و بکر ہوں یا کہ ہم تم

ابوالاقبال

---

○

آنکھوں میں نہ دم تھا نہ کوئی جوتی رہی تھی!
اب قدموں کی ہوں دُھول کبھی موتی رہی تھی!

اپنوں نے ہنسایا تھا کئی سُکھ بھی دیئے تھے
وہ مٹی کے اب ڈھیر تلے میں روتی رہی تھی

پلکوں سے مَیں چُنتی رہی دن بھر کئی کانٹے
کانٹوں بھرے بستر پہ پڑی سوتی رہی تھی

اک بھیٹر تھی انسانوں کی دم گھٹتا رہا تھا
ہمزاد نہ تھے میرے۔ مَیں اکلوتی رہی تھی

تھی دھوپ قیامت کی بدن جلتا رہا تھا
بارش بھی کہیں پاس ہی کچھ ہوتی رہی تھی

دامن تھا اگر تار تو خُوشبو بھی تھی ہمراہ
کانٹے تھے تو کچھ پھُول بھی میں بوتی رہی تھی

دنیا سے گذرنے کا کبھی ڈھب نہیں آیا
اک بوجھ تھا کاندھوں پہ جسے ڈھوتی رہی تھی

دریا کے کنارے پہ جو بیٹھی تو نہ اُٹھی
کچھ داغ تھے دامن پہ جسے دھوتی رہی تھی

اب تک نہ کھُلا راز بہت کٹ گئی عظمت
کیا پایا تھا سنسار میں کیا کھوتی رہی تھی

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

---

## نیلامی سامان

○ دفتر نظامت جائیداد کے سٹور میں مندرجہ ذیل سامان بذریعہ نیلامی مورخہ ۹۵-۶-۱۲ کو فروخت کیا جائے گا۔ خواہشمند احباب فائدہ اٹھائیں۔ گیزر۔ چارپائی آئرن۔ ڈولی۔ ٹیبل بیڈ سائیڈ۔ فوٹو سٹیٹ مشین۔ A.C سٹیپلائزر۔ ویل چیر۔ بنچ لکڑی۔ تھرموسٹیٹ وال ہیٹر۔

(ناظم جائیداد)

## نیلامی ملبہ کوارٹرز

○ احاطہ دفتر صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں چھ عدد کوارٹروں کا ملبہ بذریعہ نیلامی مورخہ ۹۵-۶-۱۵ کو صبح ۸ بجے فروخت کیا جائے گا۔ شرائط دفتر نظارت جائیداد میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

(ناظم جائیداد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# فارسی منظوم کلام

اے بریدہ اُمیدہا ز خدا
توبہ کُن از فسادِ خود باز آ

اے وہ شخص جس نے اپنی امیدیں خدا سے توڑلی ہیں توبہ کر اور اپنے اس فساد سے باز آجا

عیشِ دنیائے دُوں دمے چند است
آخرش کار با خداوند است

اس ذلیل دنیا کا عیش تو تھوڑی سی دیر کی چیز ہے آخر کار خدا سے ہی واسطہ پڑتا ہے

ترک کن کین و کبر و ناز و دلال
تا نہ کارت کشد بسوئے ضلال

دشمنی تکبر اور ناز و نخرہ کو ترک کردے - تاکہ تیرا خاتمہ گمراہی پر نہ ہو

چوں ازیں دام گہہ بہ بندی بار
باز نائی دریں بلاد و دیار

جب تو اس شکار گاہ سے اپنا بوریا بستر باندھ لے گا - تو پھر تو ان ملکوں اور شہروں میں واپس نہیں آئے گا

اے زِ دیں بے خبر بخور غمِ دیں
کہ نجات معلّق است بدیں

اے دین سے بے خبر انسان - دین کا غم کھا - کیونکہ تیری نجات دین سے ہی وابستہ ہے

ہاں تغافل مکن ازیں غمِ خویش
کہ ترا کارِ مشکل است بہ پیش

دیکھ اپنے اس غم سے غفلت نہ کریو - کہ تجھے مشکل کام درپیش ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ان اشعار میں ہماری توجہ خدا تعالیٰ کی طرف یہ کہہ کر مبذول کرواتے ہیں کہ وہ شخص جس نے خدا تعالیٰ سے اپنی امیدیں توڑدی ہیں اور دوسروں کی طرف دیکھ کر چاہتا ہے کہ وہ اس کا سہارا بنیں - اور وہ اس کی مرادیں پوری کریں - اسے چاہئے کہ وہ توبہ کرے - کیونکہ اس کا یہ رویہ اس کے لئے فساد کا باعث ہے - یعنی یہ اس کی غلط روش کا نتیجہ ہے حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ یہ دنیا اور اس کا عیش یا اس کی خوشیاں اور مسرتیں تو بالکل تھوڑے سے وقت کے لئے ہیں نہ ہمیشہ کوئی اس دنیا میں رہا ہے نہ کبھی رہے گا - نہ کسی کو اس دنیا کا عیش ہمیشہ کے لئے میسر آیا ہے نہ کبھی آئندہ آئے گا - ہر شخص نے اس دنیا کو ایک نہ ایک دن چھوڑ دینا ہے - اور اس کے بعد کلیتہ "اس کا واسطہ خدا تعالیٰ سے ہی پڑتا ہے - اس دنیا میں بھی اس کی خوش قسمتی یہی ہے کہ اس کا واسطہ خدا تعالیٰ سے رہے لیکن وہ دنیا کی عیش و عشرت کے پیچھے بھاگتے ہوئے خدا تعالیٰ کو بھول جاتا ہے - حضرت صاحب فرماتے ہیں چونکہ آخر کار اور ہمیشہ کے لئے خدا ہی سے واسطہ پڑتا ہے اس لئے اس دنیا کی عیش و عشرت کی وجہ سے اسے خدا تعالیٰ سے قطع تعلق نہیں کرنا چاہئے - انسان کا خاتمہ راست روی پر صرف اس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ کسی سے دشمنی نہ کرے - اس کے دل میں تکبر پیدا نہ اور وہ اپنے آپ کو نازک اندام سمجھتا ہوا ناز و نخرہ بھی نہ کرے - کسی سے دشمنی نہیں ہوگی تو اسے اس بات سے راحت ملے گی کہ اس کے حالات بہتر ہیں - سب لوگ اس کے دوست ہیں - تکبر نہیں کرے گا تو وہ یقیناً اپنے آپ کو سب میں سے ایک سمجھے گا اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے گا اور وہ بھی اس کے ساتھ اچھا سلوک کریں گے - یہ ایسی باتیں ہیں جن سے انسان کا خاتمہ گمراہی کی بجائے راست روی پر ہوتا ہے - حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ جب تو اس دنیا سے چلا جائے گا - تو تجھے معلوم ہونا چاہئے کہ تو پھر اس جگہ پر واپس نہیں آسکتا - گویا کہ یہ دنیا عارضی رہائش گاہ ہے - یہاں سے جاکر پھر یہاں آنے کا موقعہ نہیں مل سکتا - ہر وہ شخص جو دین سے بے خبر ہے اسے چاہئے کہ وہ دین کا ہو جائے - دین کے لئے کام کرے - دین کا غم کھائے اور دین کو بہتر صورت میں دیکھنے سے اسے راحت ملے - کیونکہ ایسا کرنا ہی اس شخص کی نجات کا باعث بن سکتا ہے - حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ انسان کو یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ مشکل کام درپیش ہے - ایسا کرنے سے وہ دین کے غم کو اپنا نہیں سکے گا - حالانکہ اسے اپنے اس غم سے غفلت نہیں کرنی چاہئے -

جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے - حضرت صاحب نے ان اشعار میں ہماری توجہ خدا کی طرف مبذول کروائی ہے اور ہم پر یہ بات واضح کی ہے کہ یہ دنیا تو بالکل عارضی سرائے ہے ہمیشہ ہمیش کے لئے واسطہ خدا ہی سے پڑتا ہے - اس لئے بہتر یہ ہے کہ ہم اسی کے ہو جائیں اور اس کے دین کی خدمت کر کے اپنی راست روی کے نتیجہ میں اپنے انجام کو بہتر بنالیں - اور نجات حاصل کرلیں -

# لجنہ کالم

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

۲۸ - دسمبر ۱۹۲۹ء کو فرمایا:-

سب سے آسان ذریعہ کتاب ہے یا تازہ اخبار کا مطالعہ - ہفتہ واری یا دوسرے اخبار گو مفید ہوتے ہیں مگر ان سے معلومات روزانہ اخبار کی طرح نہیں ہو سکتی - میرے پاس پانچ روزانہ اخبار پندرہ سولہ رسالے آتے ہیں مگر میں اپنے گھر میں دیکھتا ہوں کہ روزانہ اخبار کے مطالعے کی طرف کم توجہ ہے - رسالے تو پڑھ لیتی ہیں - حالانکہ رسالوں سے زیادہ اخباروں میں معلومات ہوتی ہیں - علم کی ترقی خبروں سے ہوتی ہے - نہ کہ مضمونوں سے - رائے پڑھنا بے وقوفی ہے - خبریں زیادہ مفید ہوتی ہیں میں نے اخبار والوں کی رائے کو کبھی نہیں پڑھا کیونکہ میں خود رائے رکھتا ہوں - چاہئے کہ ہم اپنی رائے رکھیں - خبروں کی طرف خاص توجہ ہو - دوسروں کی راؤں پر کبھی اعتماد نہیں کرنا چاہئے - رائیں تو مختلف بھی ہوا کرتی ہیں........ یعنی کسی کی رائے ہوتی ہے کہ یہ جھوٹ ہے کوئی کہتا ہے کہ یہ درست ہے - اس پر صداقت کھل جاتی ہے غرض دونوں رائیں اپنی اپنی طرز کی ہوں گی - رائے پڑھنے والا رائے سے متاثر ہوگا - نہ اس کی حقیقت سے -

خصوصیات سلسلہ کے لحاظ سے یہاں کے اخباروں میں سے دو اخبار الفضل و مصباح کا مطالعہ ضروری ہے - اس سے نظام سلسلہ کا علم ہوگا - بعض لوگ اس وجہ سے ان اخباروں کو نہیں پڑھتے - کہ ان کے نزدیک ان میں بڑے اور اونچے مضامین ہوتے ہیں - ان کے سمجھنے کی قابلیت ان کے خیال میں ان میں نہیں ہوتی - اور بعض کے نزدیک ان میں ایسے چھوٹے اور معمولی مضامین ہوتے ہیں وہ اسے پڑھنا فضول خیال کرتے ہیں - یہ دونوں خیالات غلط ہیں - حضرت امام ابو حنیفہؒ کے متعلق یہ بیان کیا جاتا ہے ان سے کسی نے پوچھا کہ آپ کو کبھی کوئی لائق استاد بھی ملا ہے - انہوں نے جواب دیا کہ مجھے ایک بچے سے زیادہ کوئی نہیں ملا - اس نے مجھے ایسی نصیحت کی کہ جس کے خیال سے میں اب بھی کانپ جاتا ہوں - اس بچے کو بارش اور کیچڑ میں دوڑتے ہوئے دیکھ کر میں نے اس سے کہا - میاں کہیں پھسل نہ جانا - اس نے جواب دیا - امام صاحب! میرے پھسلنے کی فکر نہ کریں - اگر میں پھسلا تو اس سے صرف میرے کپڑے ہی آلودہ ہوں گے - مگر دیکھیں کہ کہیں آپ نہ پھسل جائیں - آپ کے پھسلنے سے ساری امت پھسل جائے گی - پس تکبر مت کرو اور اپنے علم کی بڑائی میں رسائل اور اخبار کو معمولی نہ سمجھو - قوم میں وحدت پیدا کرنے کے لئے ایک خیال بنانے کے لئے ایک قسم کے رسائل کا پڑھنا ضروری ہے -

اکثر کہا جاتا ہے کہ مصباح میں کوئی علمی مضمون نہیں ہوتا - میں اسے دیکھتا ہوں تو بہت مفید پاتا ہوں - ہاں مضمونوں کی ایک ترتیب چاہئے - سو یہ نقص اخباروں میں عام ہوتا ہے - اس میں ترتیب نہیں ہوتی - اگر کہیں خدا تعالیٰ کے رزاق ہونے پر بیان ہوتا ہے تو اس کے ساتھ ہی کشیدے کا ذکر آجاتا ہے - اور اس قسم کے مضامین سے ذہنی تربیت نہیں ہو سکتی - اس لئے ہمارے اخباروں میں مضامین کی ایک ترتیب ہونی چاہئے - اگر تم وعدہ کرو کہ تم اس کا باقاعدہ مطالعہ کروگی تو اس ترتیب کا وعدہ میں کرتا ہوں - اس کی ابتدا پیدائش عالم سے شروع کی جائے گی - اور ترتیب وار مفید اور کار آمد معلومات کا سلسلہ جاری رہے گا - ہم ان سبقوں کا کو ایسا آسان کردیں گے کہ کسی مجلس میں تم شرمندہ نہ ہوگی - اگر کسی جگہ ویدانتی اور زرتشتی فرقوں کا ذکر ہو رہا ہو تو ان کے الفاظ تمہارے لئے وجہ حیرت نہ ہوں گے کیونکہ سارے علوم کا تذکرہ اس میں موجود ہوگا -

## نصائح اور دعا

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے خدام الاحمدیہ سے ۲۱ - اکتوبر ۱۹۵۶ء کو دیگر باتوں کے علاوہ فرمایا:-

بہرحال اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں آپ سب کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں - ان کو یاد رکھو - اور اپنی جگہوں پر واپس جاکر اپنے بھائیوں اور دوستوں کو بھی سمجھاؤ کہ زبانی طور پر وفاداری کے عہد کرنے کے کوئی معنی نہیں - اگر تم واقعی وفادار ہو تو تمہیں منافقوں کا مقابلہ کرنا چاہئے اور ان کے ساتھ کسی قسم کا تعلق نہیں رکھنا چاہئے کیونکہ انہوں نے (-) والی بات پوری کردی ہے - اور وہ جماعت

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# تعارف

جماعت احمدیہ برطانیہ کا دعوتی تربیتی اور معلوماتی مجلہ اخبار احمدیہ کا مارچ اپریل ۱۹۹۵ء کا شمارہ پیش نظر ہے- سرورق پر انگریزی حصہ کی طرف مسٹر جان ہال جو ایک کمپیوٹر اینلسٹ ہیں اور دین حق کی تعلیمات کا مطالعہ کر رہے ہیں- معذور ہونے کی وجہ سے وہیل چیئر پر ہیں- اور حضرت امام جماعت الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے ساتھ محو گفتگو ہیں- اردو حصہ کے ٹائٹل پر جماعت احمدیہ ہنسلو کے زیر اہتمام ایک جلسہ کے موقعہ پر مکرم عطاء المجیب راشد صاحب تقریر کر رہے ہیں- اسی سرورق کے اندر روزوں اور روزوں کے اختتام پر دینی تقریب کے اجتماع کا ذکر ہے اور اسی طرح ایک بابرکت تقریب نکاح کا بھی- یہ نکاح ۴ مارچ ۱۹۹۵ء کو بعد عصر بیت فضل لندن میں حضرت امام جماعت الرابع کی موجودگی میں خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ میں ایک اعلان نکاح کی بابرکت تقریب کی خبر ہے-

یہ نکاح محترمہ مکرمہ ثمرہ احمد صاحبہ بنت مکرم محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب آف لاہور (ابن حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب) کا تھا جو مکرم حماد احمد خان صاحب ابن مکرم محترم حامد احمد خان صاحب آف فلوریڈا امریکہ (ابن مکرم محترم نواب محمد احمد خان صاحب (وفات یافتہ) سے مبلغ دس ہزار امریکن ڈالر حق مہر پر طے پایا تھا-

مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام بیت الفضل لندن نے ہر دو خاندانوں کا مختصر تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ دلہن حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پڑپوتی ہے اور دولہا حضرت نواب محمد علی خان اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے پوتے ہونے کے ناتے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پڑپوتے ہیں-

اس تقریب نکاح کی خصوصی بات یہ تھی کہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے دلہن کے والد مکرم محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب آف لاہور کی خصوصی درخواست پر ازراہ شفقت بنفس نفیس وکالت کے فرائض ادا کئے- عصر پڑھانے کے بعد حضرت صاحب نے محراب میں کھڑے ہو کر فرمایا کہ چونکہ میں تو دلہن کے والد کی طرف سے اس موقعہ پر وکیل ہوں اس لئے میں یہاں سامنے بیٹھتا ہوں-- اور امام صاحب سے فرمایا کہ آپ نکاح کا اعلان کریں- ایجاب و قبول کے بعد حضرت صاحب نے کھڑے ہو کر بطور وکیل نکاح کی منظوری کا اعلان فرمایا-

دولہا کی طرف سے مکرم عبدالباقی ارشد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر عبدالحمید صاحب (وفات یافتہ) نے بحیثیت وکیل منظوری کا اعلان کیا بعد ازاں مکرم امام صاحب نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی- یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اس بابرکت اعلان نکاح کی کارروائی اسی وقت احمدیہ ٹیلیویژن پر نشر کی گئی-

"اس کے بعد بیوت کی تعمیر اور بیوت کی وسعت کا ایک نیا دور شروع ہونا چاہئے" کے عنوان سے پچاس لاکھ پونڈ کی مالی تحریک کا اعلان ہے- یہ بیت انگلستان کی مرکزی بیت ہو گی- حضرت امام جماعت کی ایک نظم "سن رہا ہوں قدم مالک تقدیر کی چاپ" اور پھر اس کے بعد حضرت مولوی غلام نبی صاحب خوشابی کی بیعت کی تفصیل شامل اشاعت ہے- جماعت احمدیہ ہنسلو برطانیہ کی زیر اہتمام ایک جلسے کی تفصیل بھی دی گئی ہے- حضرت امام جماعت کے ساتھ ایک مجلس سوال و جواب کی تفصیل ہے اور یہ اس بلیٹین کے اردو کے حصہ کا آخری مضمون ہے-

انگریزی حصہ میں بیوت ہی کے متعلق ایک مضمون پیش کیا گیا ہے اور اس بات کا ذکر ہے کہ ساری دنیا کی احمدیہ جماعت نے اجتماعی طور پر درس کے بعد دعا میں حصہ لیا- البصیرت میں شائع شدہ ایک مضمون جس میں یہ کہا گیا ہے کہ یہ سمجھنا کہ ہم دوسروں سے مختلف ہیں کافی نہیں ہے- ہمیں ایک ایسا کردار ادا کرنا ہے جس کے ذریعے ہم دنیا کی حالت کو بدل سکیں- بتایا گیا ہے کہ عزیز حافظ آف کیلگری جو یونیورسٹی کے ایک طالب علم ہیں نے اپنے خیالات خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کے سامنے پیش کئے-

احمدیہ ایسوسی ایشن ہنسلو کے جلسے کا بھی ذکر ہے اور اس حصے میں انگلستان کے امیر آفتاب احمد خان کی تصویر شامل اشاعت کی گئی ہے- اسی طرح کچھ اور تصاویر بھی شامل اشاعت ہیں- لجنہ اماء اللہ یو کے کی سالانہ رپورٹ کے اقتباسات پیش کئے گئے ہیں اور واقفین نو کی پکنک کی تفصیل اور متعدد تصاویر-

ایک تاریخی واقعہ کا بھی ذکر کیا اور وہ یہ کہ تنزانیہ کا نام ایک پچاس سالہ احمدی مسٹر محمد اقبال ڈار جو ڈاکٹر طفیل احمد ڈار کے بیٹے ہیں نے پیش کیا تھا- اور اس سلسلے میں حکومت سے انعام بھی حاصل کیا تھا- یہ ایک تاریخی واقعہ ہے اور ہم سب کے لئے باعث فخر-

اطفال الاحمدیہ کی ریلی کے موقعہ پر تیراکی کا مقابلہ بھی پیش کیا گیا ہے چوہدری عبدالغفور صاحب پریذیڈنٹ آف لیمنگٹن سپاء اینڈ کوونٹری جو ۵ مارچ ۱۹۹۵ء کو ۵۸ سال کی عمر میں اللہ کو پیارے ہو گئے ان کے جنازے کی تفصیل ہے جو حضرت امام جماعت نے پڑھایا- چوہدری عبدالغفور صاحب مقامی جماعت کے ۲۶ سال تک صدر رہے- سماجی کاموں کی وجہ سے بھی آپ خاصے معروف تھے چنانچہ مقامی اخباروں نے آپ کی وفات کی خبر نمایاں طور پر شائع کی-

اخبار احمدیہ کے متعلق جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے- بشیر الدین احمد سامی اس کے مدیر ہیں- انگریزی حصہ میں بھی انہی کا نام دیا گیا ہے- جس کا مطلب یہ ہے کہ اردو اور انگریزی دونوں حصے اب بشیر الدین احمد سامی ہی ایڈٹ کرتے ہیں-

(ن- س)

## My Search

My tongue is silent, my heart is speaking
My ears are deaf, my soul can hear

I feel His presence in the blood of my veins
I cannot see my Love, my Dear

I raise my hands but lips are sealed
I see an image that stares at me
It fills me up with an unknown awe
But who can tell who can it be

My ups and downs of life He knows
Who hides Himself and does not show
He talks to me so sure I am
But where is He, I do not know

My Lord and God I search and seek
You help and let me find You out
You hold my hand and make me sure
That all's well and there's no doubt.

I bend and bow and beg and pray
Your facial charms You let me see
Whoe'er I search, whoever I seek
You let me know that You are He.

SONGS OF THE SOUL

## میری جستجو

میری زبان خاموش ہے
میرا دل بول رہا ہے
میرے کان بہرے ہیں
میری روح سن رہی ہے
میں محسوس کرتا ہوں کہ میری رگوں کے خون میں
وہ یعنی میرا خدا- موجود ہے
میں اپنی اس محبت یعنی خدا- اپنے اس پیارے کو دیکھ نہیں سکتا
میں اپنے ہاتھ اٹھاتا ہوں
لیکن میرے ہونٹ سلے ہوئے ہیں
میں ایک عکس دیکھتا ہوں
جو میری طرف دیکھ رہا ہے
اور مجھے ایک ان جانے خوف سے بھر دیتا ہے
لیکن مجھے کون بتائے کہ یہ کون ہے
وہ یعنی میرا خدا- میری زندگی کے نشیب و فراز کو جانتا ہے
وہ- یعنی میرا خدا- اپنے آپ کو چھپائے رکھتا ہے
اور ظاہر نہیں کرتا
وہ مجھ سے باتیں کرتا ہے
اس بات کا مجھے یقین ہے
لیکن وہ ہے کہاں؟
میں نہیں جانتا
میرے آقا اور میرے خدا! میں تلاش کرتا ہوں
اور ڈھونڈتا ہوں
تو میری مدد کر کہ میں تجھے پالوں
تو میرے ہاتھ کو پکڑ
اور میرے لئے یہ بات یقینی بنا دے
کہ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ میرے لئے سب کچھ ٹھیک ہے
میں جھکتا ہوں اور مانگتا ہوں اور دعا کرتا ہوں- تو اپنے چہرے کی دل کشی مجھے دیکھنے دے
میں جسے بھی تلاش کرتا ہوں
تو مجھے یہ جان لینے دے کہ وہ تو ہے

## اہل تقویٰ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں

ہماری جماعت یہ غم کل دنیوی غموں سے بڑھ کر اپنی جان پر لگائے کہ ان میں تقویٰ ہے یا نہیں- اہل تقویٰ کے لئے شرط ہے کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں- یہ تقویٰ کی ایک شاخ ہے جس کے ذریعہ سے ہمیں ناجائز غضب کا مقابلہ کرنا ہے- بڑے بڑے عارف اور صدیقوں کے لئے آخری اور کڑی منزل غضب سے بچنا ہی ہے- عجب و پندار غضب سے پیدا ہوتا ہے اور ایسا ہی کبھی خود غضب عجب و پندار کا نتیجہ ہوتا ہے- کیونکہ غضب اس وقت ہو گا جب انسان اپنے نفس کو دوسرے پر ترجیح دیتا ہے-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناصر بشیر

# کوبے کا امدادی مرکز

کوبے (Kobe) جانے کا اتفاق ہوا۔ تقریباً ۵ دن وہاں رہا اور خدا کے فضل سے بھرپور خدمت خلق کرنے کی توفیق ملی۔ عید کے تیسرے دن میں اور مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب مربی سلسلہ یہاں سے کوبے جانے کے لئے روانہ ہوئے۔

کوبے ٹوکیو سے تقریباً ۳۹۴ کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔ ناگویا (Nagoya) جہاں جماعت کا مشن ہاؤس ہے وہاں سے تین گھنٹہ کا سفر ہے راستے میں ہم جاپان کے مشہور آتش فشاں پہاڑ فیوجی سان (Fujisan) کے پاس سے بھی گزرے ایک مقام پر خاص طور پر ایک Spot بنایا گیا ہے جہاں پر فیوجی سان کی تصویریں کھینچی جا سکتی ہیں۔ لیکن جس دن ہم وہاں سے گزر رہے اس دن کافی بادل تھے جس کی وجہ سے ہم اس کی تصویریں نہیں کھینچ سکتے تھے۔ تقریباً ۵ بجے کے قریب ہم ناگویا پہنچے۔ یہاں اندازاً تین گھنٹے ٹھہرے رات آٹھ بج کے قریب دوبارہ کوبے کے لئے روانہ ہوئے۔ راستے میں بارش تھی اور کئی جگہوں پر برف تھی۔ ہم تقریباً ۱۲ بجے کے قریب کوبے پہنچے۔ جب ہم شہر میں داخل ہوئے یوں معلوم ہوتا تھا جیسے کسی Ghost Town میں داخل ہو رہے ہیں۔ جہاں کئی مقامات پر گھڑیاں لگی ہوئی تھیں وہ ۵:۴۵ منٹ پر رکی ہوئی تھیں۔ جہاں جماعت کا کیمپ لگا ہوا تھا وہ ناگاتا وارڈ کہلاتا ہے یہ سب سے زیادہ متاثر ہونے والا علاقہ ہے۔ کیمپ میں صرف امیر جماعت مکرم منیب صاحب تھے۔ یعنی ہم صرف تین احمدی وہاں تھے۔ باقی ہمارے ساتھ جاپانی تھے۔ وہاں ٹینٹ لگے ہوئے تھے اور وہ ان میں ہی سوتے تھے۔ ٹھنڈ ٹوکیو کی نسبت کافی تھی۔ لیکن اچھا گزارا ہو گیا۔ جب ہم لوگ پہنچے تو مکرم امیر صاحب سو چکے تھے۔ جماعت دوپہر اور رات کا کھانا دیتی تھی صبح کا ناشتہ وارڈ آفس والے دیتے تھے خدا کے فضل سے جماعت کی وہاں کافی عزت ہے۔ اور اب وہاں مشن ہاؤس بنانے کا بھی انتظام کیا جا رہا ہے۔ دن کا آغاز صبح ۶ بجے اور رات سوتے سوتے ڈیڑھ بج جاتا تھا۔ صبح ہم تقریباً ۱۰ بجے کھانے پکانا شروع کرتے تھے۔ ۱۲.۰۰ بجے کھانا شروع ہوتا اور تقریباً ڈھائی بجے تک چلتا۔ ایک وقت میں تقریباً پانچ سو آدمی کھانا کھاتے تھے۔ اس سے فارغ ہو کر ہم جلدی جلدی سارے برتن جو بڑے بڑے کڑاہ ہوتے ان کو دھو کر شام کے کھانے کی تیاری شروع کر دیتے۔

اس کے علاوہ جاپانی چائے جسے اوچا کہا جاتا اس کو ایک بڑے برتن میں بھر دیتے اور جو بھی ہمارے کیمپ سے گزرتا تھا وہ تھوڑی دیر کے لئے رک کر چائے پیتا اور باتیں وغیرہ ہوتیں۔ جاپانی رات کا کھانا ۶ بجے ہی کھا لیتے ہیں۔ رات کا کھانا کھلانے کے بعد ہم لوگ جو سارے رضاکار تھے تمام جاپانی' میں اور مکرم مربی صاحب ہمارے ٹینٹ میں جمع ہو جاتے اور پھر ہم لوگ کھانا کھاتے۔ کھانے کے بعد ہم لوگ سارے برتن وغیرہ دھوتے اور صبح کے لئے سبزیاں اور Noodles وغیرہ کاٹ کر تیار کر لیتے۔ یعنی صبح کی تیاری کر لیتے اس کے بعد ہم سارے مین ٹینٹ جہاں چائے وغیرہ کا انتظام تھا وہاں اکٹھے ہو جاتے۔ وہاں درمیان میں کوئلوں کا Stove تھا جس کے گرد کرسیاں رکھی ہوتی تھیں۔ وہاں ہم سارے اکٹھے ہو جاتے اور ہر شخص کوئی واقعہ یا بات سناتا میرے لئے خاص طور پر Demonstrate بھی کیا جاتا۔ سارے مجھے وہاں خاکی سان کہہ کر بلاتے تھے۔ اس طرح کوئی صبح صبح آکر سلام کرتا اور کوئی شکریہ۔ جب میں کوئی کام کر رہا ہوتا تو جاپانی جس طرح ہم ہاتھ جوڑ کر معافی مانگتے ہیں اسی طرح ہاتھ جوڑ کر شکریہ کہتے کہ ہم تم لوگوں کے احسان ساری زندگی نہیں بھول سکتے۔ ایک دن میں ابھی سو کر اٹھا ہی تھا اور ابھی رضائی ہی میں بیٹھا ہوا تھا۔ مکرم امیر صاحب بھی بیٹھے اخبار دیکھ رہے تھے کہ وہاں کا ایک مقامی آدمی جو بچوں کے سکول کا بس ڈرائیور تھا میرے لئے اوچا لے کر آیا میں نے اس سے بائیں ہاتھ سے کپ لیا تو کہنے لگا بائیں سے نہیں دائیں ہاتھ سے لو۔ یعنی اگرچہ ہم نے ان کو براہ راست دعوت الی اللہ نہیں بھی کی پھر بھی ہمارے ماحول میں رہنے سے ان پر کچھ اثر تو ضرور پڑا ہے۔ جس دن میں نے آنا تھا اس رات کو ہم نے Barbecue کیا۔ واپس میں Shinkensan (جاپان کی تیز ترین ٹرین) پر آیا۔ کوبے سے تو زلزلے کی وجہ سے ٹریک ٹوٹ گیا تھا۔ اس لئے اوساکا سے لی۔ تقریباً ۳ گھنٹے کا سفر تھا راستے میں فیوجی سان بھی آیا ہو گا لیکن مجھے اتنی شدید تھکاوٹ تھی کہ میں سارا راستہ سویا رہا۔

طارق محمود سدھو

# آسمانی بجلی اور کڑک

دنیا میں ہر سال نہ صرف ہزاروں افراد آسمانی بجلی گرنے سے ہلاک ہو جاتے ہیں بلکہ بڑی بڑی عمارتوں اور درختوں کو بھی شدید نقصان پہنچتا ہے۔ پرانے وقتوں کے لوگ آسمانی بجلی اور کڑک کو غضب الٰہی یا تائید غیبی منسوب کرتے تھے اور بعض لوگ اسے دیوتاؤں کا ہتھیار سمجھتے تھے۔ بعض لوگوں کا یہ عقیدہ تھا کہ کڑک کی آواز سن کر آبی جانور ساحل پر انڈے دینے آ جاتے ہیں۔

سائنس ان توہمات کی نفی کرتی ہے۔ حقیقت میں آسمانی بجلی بادلوں میں رگڑ کے باعث پیدا ہوتی ہے۔ بادلوں میں رگڑ کی بدولت ذرات پر مثبت اور منفی بار پیدا ہو جاتے ہیں جو بجلی پیدا کرنے کا موجب بنتے ہیں ابھی تک مکمل طور پر اس کے بارے میں معلومات نہیں لیکن پھر بھی بہت حد تک سائنس کی رو سے اس کی تشریح کی جا سکتی ہے۔

بادلوں میں موجودہ بخارات اور ذرات حرارت اور رگڑ کی بدولت باردار ہو جاتے ہیں۔ رگڑ کی بدولت ذرات کا باردار ہونا الیکٹران کے انجذاب یا اخراج سے ممکن ہوتا ہے۔ الیکٹران کے خارج ہونے سے مثبت بار اور جذب ہونے سے منفی بار پیدا ہو جاتا ہے۔ ایک طوفانی بارش کے دوران چمک کا پیدا ہونا درحقیقت بادلوں میں موجود ساکن یا مخفی بجلی کا اخراج ہے اور یہ اخراج مختلف ذروں پر مختلف برقی بار کی موجودگی سے ہی ممکن ہوتا ہے۔۔

ایک طوفانی بادل میں بڑے ذروں پر عام طور پر منفی اور چھوٹے ذروں پر مثبت بار ہوتا ہے۔ عموماً" بادل کے بالائی حصے میں مثبت برقی اثر موجود ہوتا ہے اور زیریں حصے میں منفی برقی اثر ہوتا ہے۔ دونوں حصے ایک دوسرے سے فاصلے پر موجود ہوتے ہیں چنانچہ الیکٹران ایک حصے سے دوسرے حصے کی جانب اچھل کر جانا شروع کر دیتے ہیں اس طرح دونوں حصوں کے درمیان شرارے لہراتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ان لاتعداد شراروں کو ہی بجلی کا نام دیا جاتا ہے جو آسمان پر چمکتی ہوئی دکھائی دیتی ہے اور کبھی کبھی بجلی کے کوندے زمین کی جانب بھی لپکتے ہیں۔

بادلوں میں پیدا ہونے والی چمک مختلف اقسام کی ہوتی ہے۔ کبھی یہ سیدھی لکیر کی صورت میں نمودار ہوتی ہے اور کبھی سیڑھی دار لکیر کی صورت میں نمودار ہوتی ہے۔ اسی طرح پورے راستے میں کبھی زیادہ اور کبھی کم دانے دار صورت میں نظر آتی ہے۔

جس جگہ آسمانی بجلی پیدا ہوتی ہے وہاں بجلی کے شرارے فضا کو انتہائی گرم کر دیتے ہیں اس سے وہاں کی ہوا گرم ہو کر پھیلتی اور دور دور تک ہواؤں میں ارتعاش پیدا ہوتا ہے۔ ہوا کے پھیلنے کی وجہ سے اردگرد کی ہوا ایک دم دبتی ہے اور اس دباؤ کی لہروں یا ارتعاش کی بدولت آواز پیدا ہوتی ہے جو کڑک کہلاتی ہے آواز یا کڑک کی رفتار تقریباً ۳۳۲ میٹر فی سیکنڈ ہوتی ہے جبکہ چمک کی رفتار ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل فی سیکنڈ ہے۔ چمک اور کڑک تقریباً ساتھ ساتھ پیدا ہوتی ہیں لیکن کڑک چمک سے کافی دیر بعد سنائی دیتی ہے۔ لہٰذا اگر کسی پر بجلی حملہ آور ہوتی ہے تو اس کا بالکل پتہ ہی نہیں چلتا۔ اور اگر کوئی شدید قسم کی کڑک سنے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ بجلی اس پر نہیں گری کیونکہ کڑک اس وقت سنائی دیتی ہے جب بجلی اپنا کام کر چکی ہوتی ہے۔ ایک اندازے کے مطابق ایک شعلہ دو لاکھ ایمپیئر برقی رو اپنے اندر رکھتا ہے جو کہ غیر موصل ہوا میں ایک یا دو کلو میٹر لمبائی عبور کر لیتا ہے۔

برقی موصل آسمانی بجلی کی مکمل طور پر روک تھام تو نہیں کر سکتے البتہ یہ بجلی کے زمین کی طرف جانے کا راستہ متعین کر دیتے ہیں۔ یہ موصل تانبے اور فولاد کے تیار کئے جا سکتے ہیں جو عمارت کے اوپر نصب کر دیئے جاتے ہیں۔ اس کے اوپر پتریاں سی لگی ہوتی ہیں جنہیں برق کش کہتے ہیں۔ برقی موصل کا دوسرا سرا زمین میں خاصی گہرائی تک دبا دیا جاتا ہے۔ جب آسمانی بجلی زمین کی طرف لپکتی ہے تو برق کش اسے اپنی طرف کھینچتا ہے اور زمین کے اندر پہنچا دیتا ہے جس سے عمارت شدید نقصان سے بچ جاتی ہے۔ اگر کسی مکان کو برقی موصل سے محفوظ نہ کیا گیا ہو تو بجلی غیر متعین راستوں سے ہوتی ہوئی زمین کے اندر داخل ہو جاتی ہے مثال کے طور پر پانی کے پائپ اور تاروں کے ذریعے زمین میں داخل ہو جاتی ہے۔ اس لئے شدید گرج چمک کے دوران پانی کے پائپ اور تاروں کو چھونا نقصان دہ ہو سکتا ہے حتیٰ کہ درختوں کے نیچے پناہ لینا بھی مناسب نہیں ہوتا۔ زمین میں بجلی جذب کرنے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے کیونکہ زمین میں مثبت برقی بار موجود ہوتا ہے جو منفی شراروں پر مشتمل بجلی کو اپنی جانب کھینچ لیتا ہے۔

جہازوں اور طیاروں پر بجلی عموماً" اس وقت حملہ آور ہوتی ہے جب وہ برق زدہ فضا سے گزر رہا ہو۔ عموماً طیاروں میں بجلی چھید کر دیتی ہے۔ بجلی کا مقناطیسی اثر طیارے کے قطب نما اور ریڈیائی رابطے کو منقطع بھی کر دیتا ہے۔ اس لئے جہازوں میں اس قسم کے حملے کو جذب کرنے کے لئے مخصوص آلات لگے ہوتے ہیں۔

آسمانی بجلی سے جہاں ہر سال ہزاروں افراد

باقی کالم ۲ پر

بقیہ کالم ۴

لقمہ اجل بن جاتے ہیں اور پودے اور درخت بھی جل کر راکھ ہو جاتے ہیں وہاں یہ پودوں کے لئے بعض لحاظ سے فائدہ مند بھی ہے کیونکہ فضا میں موجود نائٹروجن اور آکسیجن چمک کی بدولت نائیٹریٹ کے مرکبات بناتی ہیں جو بارش کے ساتھ زمین پر آ جاتے ہیں اور پودوں کے لئے کھاد کا کام کرتے ہیں یوں پودوں کی نشوونما کا ذریعہ بنتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان — ہومیو ڈاکٹر نذیر احمد مظہر

# مکرم ظفر اعظم صاحب

خاکسار کے منجھلے بھائی محترم ظفر اعظم صاحب مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۹۵ء بروز سوموار صبح چار بج کر پندرہ منٹ پر بعمر پچاس سال اس دار فانی سے رحلت کر گئے (ہم اسی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں) اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت سی خوبیوں سے نوازا تھا۔۔ جن میں سے چند ایک کا نہایت اختصار سے ذکر کیا جاتا ہے۔

**راست گفتاری** ہمیشہ سچ بولتے تھے۔ ان کی راست گفتاری کا ایک سبق آموز واقعہ یوں ہے کہ ایک مرتبہ کسی شخص نے (جب کہ آپ کا کوئی قصور بھی نہ تھا) ان کو ایک کاری زخم لگایا۔ جس کے نتیجہ میں مجرم پر بھاری کیس بھی بن سکتا تھا۔ مگر جب قانونی مشیر نے یہ کہا کہ گواہ لائیں۔ تاکہ قانونی کارروائی پوری کی جاسکے تو انہوں نے کہا کہ اس وقت ہم دونوں ہی تھے ہمیں کوئی تیسرا شخص نہیں دیکھ رہا تھا۔ مشیر قانون نے کہا کہ گواہوں کے بغیر تو کیس نہیں چل سکتا فرضی گواہ بنالیں۔ کہنے لگے جھوٹے گواہ ہرگز نہ بناؤں گا۔ تکلیف برداشت کی اور کیس کی پیروی چھوڑ دی لیکن یہ گوارا نہ کیا کہ سچ میں جھوٹ کی ذرہ بھی ملونی ہو۔ اس نمونہ کو دیکھ کر مجرم بہت نادم ہوا اور معذرت کرلی۔ انہوں نے بعد ازاں اس کو معاف بھی کر دیا۔

**حسن گفتار** آپ نہایت کم گو تھے۔ اور اپنی زبان کا استعمال نہایت احتیاط سے کیا کرتے تھے۔ کم از کم میں نے ساری عمر ان کو گالی دیتے نہیں سنا۔

**ہرفن مولا** آپ بہت سے فنون میں اعلیٰ مہارت رکھتے تھے۔ اس لئے ان کو ہرفن مولا کہنا ہرگز مبالغہ نہ ہوگا۔ ان فنون میں زیادہ قابل ذکر مصوری خوش نویسی۔ معماری۔ کارپینٹری۔ دندان سازی اور ماڈل سازی تھے۔ خوش نویسی اور خطاطی آپ کا ذریعہ معاش رہا مگر دیگر فنون کو محض شوق کی حد تک اپنایا۔ آپ کی ہمیشہ یہی خواہش رہتی کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اپنے خداداد فنون سے مستفیض کیا جائے۔

**نظم و ضبط** آپ اپنے معمول کے بہت پابند تھے۔ سیرو تفریح کے شوقین تھے۔ روزانہ صبح سیر کو جاتے۔ اچھا پہنتے۔ سادہ رہتے۔ نمائش ہرگز پسند نہ کرتے۔ سادہ مگر کم کھاتے یہی وجہ ہے ساری عمر ان کا جسم ہمیشہ سمارٹ رہا۔ اگرچہ اس وقت ان کی عمر پچاس سال تھی مگر اپنی عمر سے بہت کم عمر محسوس ہوتے تھے۔ ہر کام اپنے وقت پر کرتے۔

**وصیت قبل از وفات** آپ نے وفات سے قبل یہ وصیت کی کہ چونکہ میں مجرد ہوں میری رہائش گاہ اور دیگر اثاثہ میری وفات کے بعد جماعت احمدیہ احمد نگر کو بطور عطیہ و صدقہ جاریہ دے دیا جائے۔ ان کی کچھ رقم بھی بطور امانت میرے پاس تھی انہوں نے کہا وہ بھی بطور چندہ دے دی جائے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کی کمزوریوں کو اپنے عفو عظیم سے ڈھانپ لے اور اپنے قرب کے خاص مقام سے نوازے اور آپ کی نیکیوں کے فیض کو ہمیشہ جاری رکھے۔

---

بقیہ صفحہ ۳

میں فتنہ اور تفرقہ پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ (کلام الٰہی) کی ہدایت یہی ہے کہ ان سے مخفی طور پر اور الگ ہو کر بات نہ کی جائے۔ اور اس پر تمہیں عمل کرنا چاہئے تاکہ تم شیطانی حملوں سے محفوظ ہو جاؤ۔ ورنہ تم جانتے ہو کہ شیطان حضرت حوا کی معرفت جنت میں گھس گیا تھا۔ اور جو شیطان حضرت حوا کی معرفت جنت میں گھس گیا تھا۔ وہ جماعت احمدیہ میں کیوں نہیں گھس سکتا۔ ہاں اگر تم کو حضرت آدمؑ والا قصہ یاد رہے تو تم اس سے بچ سکتے ہو۔ بائبل کھول کر پڑھو۔ تمہیں معلوم ہو گا کہ شیطان نے دوست اور خیر خواہ بن کر ہی حضرت آدمؑ اور حوا کو ورغلایا تھا۔ اسی طرح یہ لوگ بھی ظاہر میں خیر خواہ بن کر تمہیں خراب کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر تم (کلام الٰہی) کی ہدایت پر عمل کرو تو تم محفوظ ہو جاؤ گے۔ اور شیطان خواہ کسی بھیس میں بھی آئے تم اس کے قبضے میں نہیں آؤ گے۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تم کو ہمیشہ (امامت) کا خدمت گذار رکھے۔ اور تمہارے ذریعے احمدیہ (امامت) قیامت تک محفوظ چلی جائے۔ اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ دین حق اور احمدیت کی اشاعت ہوتی رہے اور تم اور تمہاری نسلیں قیامت تک اس کا جھنڈا اونچا رکھیں۔ اور کبھی بھی وہ وقت نہ آئے کہ دین حق اور احمدیت کی اشاعت میں تمہارا یا تمہاری نسلوں کا حصہ نہ ہو بلکہ ہمیشہ ہمیش کے لئے تمہارا اور تمہاری نسلوں کا اس میں حصہ ہو۔ اور جس طرح پہلے زمانہ میں (امامت) کے دشمن ناکام ہوتے چلے آئے ہیں۔ تم بھی جلد ہی سالوں میں نہیں بلکہ مہینوں میں ان کو ناکام ہوتا دیکھ لو۔

---

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

# بوسنیا میں سربوں کی دیدہ دلیری

آج کی دنیا ٹیلی ویژن پر ایک عجیب افسوسناک نظارہ دیکھ رہی ہے۔ نظارہ یہ ہے کہ فرانس اور بعض دیگر ممالک کے فوجیوں کو ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال کر کھمبے سے یا کسی عمارت کے گیٹ سے یا کسی اور ایسی ہی جگہ باندھ کر رکھا گیا ہے۔

یہ بوسنیا کے سربوں کی کارستانی ہے کہ انہوں نے اقوام متحدہ کی امن فوج میں شامل فرانسیسی اور بعض دیگر ممالک کے فوجی افسران پر حملہ کیا۔ ان کو گرفتار کر لیا اور گرفتار کرنے کے بعد ان کو مختلف ایسی جگہوں پر ہتھکڑیاں لگا کر باندھ دیا گیا جہاں نیٹو کے طیاروں کا حملہ متوقع تھا۔ یعنی ان کو انسانی ڈھال کے طور پر پیش کیا گیا۔

عالمی ذرائع ابلاغ پر اقوام متحدہ کے ان فوجیوں کی اس سے زیادہ تذلیل شاید ہی کبھی ہوئی ہو۔ یعنی نہ صرف یہ کہ ان کو گرفتار کیا گیا۔ نہ صرف یہ ان کو ایسی جگہوں پر ہتھکڑیاں ڈال کر باندھا گیا۔ بلکہ ستم بالائے ستم یہ کہ ان کی تصاویر اور ویڈیو بنوا کر دنیا بھر کے ذرائع ابلاغ پر نشر بھی کر دی گئیں فرانس کی حکومت نے تو اس پر احتجاج بھی کیا ہے کہ جنگی قیدیوں کی اس طرح سے تذلیل جینوا کنونشن کے منافی ہے مگر یہ حکومتیں عالمی ذرائع ابلاغ کو روک بھی نہیں سکتیں کہ ان کے اپنے ہی فوجیوں کی تذلیل کا شہرہ دنیا بھر میں نہ ہو۔ اور مغربی دنیا کی آزاد بلکہ مادر پدر آزاد صحافت کا تو کام ہی یہ ہے کہ جہاں سنسنی خیزی ملے' چاہے اپنے ہی خلاف کیوں نہ ہو۔ اس کو لے کر عالمی اداروں پر نشر کر دیا جائے۔ اس سے کسی کی عزت ہوتی ہے یا ذلت۔ اس سے کوئی غرض نہیں ہے۔

بتایا گیا ہے کہ سربوں نے ۳۵۰ کے قریب امن فوجیوں کو یرغمال بنایا ہے۔ دیکھا جائے تو ان فوجیوں کی ذلت کے ذمہ دار خود وہ ممالک ہیں جنہوں نے ان کو اقوام متحدہ کے امن مشن میں شامل کیا۔ مگر ساتھ ہی یہ پابندی لگادی کہ یہ کسی کے خلاف ہتھیار نہیں اٹھائیں گے حتیٰ کہ اپنے خلاف ہونے والے حملے کا بھی جواب نہیں دیں گے۔ اس منافقانہ پالیسی کا مقصد تو سربوں کو آزادی دینا تھا کہ وہ جو کرنا چاہتے ہیں کر گذریں اقوام متحدہ زبانی کلامی باتوں کے سوا اور کچھ نہیں کرے گی۔ اس کا نتیجہ یہی ہونا تھا جو آج ہوا ہے۔ اور سربوں کی جرأت بڑھتے بڑھتے فرانس اور برطانیہ کی افواج کے گریبان تک جا پہنچی ہے۔ گذشتہ دنوں سربوں نے نیٹو کا ایک ایف سولہ طیارہ بھی مار گرایا۔

نیٹو کے حملے بھی اقوام متحدہ کی اس ڈھیلی ڈھالی اور غیر موثر پالیسی کا نتیجہ ہیں جس کے تحت ظالم کا ہاتھ جرأت سے پکڑنے کی بجائے اس کو منت وزاری سے کہا جا رہا ہے کہ وہ ظلم سے باز آ جائے۔ چنانچہ بجائے اس کے کہ سربوں پر نیٹو کے طیارے ایک ایسا حملہ کرتے کہ ظالم کو چھٹی کا دودھ یاد آجاتا اس کی بجائے یہ حملے اتنے معمولی ہوتے تھے کہ سربوں کو معمولی سے نقصان کی بجائے کچھ بھی نہ ہوتا تھا۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر بطروس غالی نے اب جو مطالبہ کیا ہے کہ امن فوج کو جوابی حملے کا حق دیا جائے۔ یہ بات بہت پہلے ہو جانی چاہئے تھی۔ اب بھی مغربی ممالک اس تجویز کو مانتے ہیں یا نہیں اس کا کوئی حتمی یقین نہیں ہے۔

○

# اسرائیل شام مذاکرات؟

واشنگٹن نے اعلان کیا ہے کہ اسرائیل اور شام کے درمیان امن مذاکرات اگلے ماہ چھ ماہ کے تعطل کے بعد دوبارہ شروع ہو جائیں گے۔ محض اس اعلان کو کوئی بڑی پیش رفت قرار دینا خوش فہمی ہوگی۔ تاہم اس سے اتنا اطمینان ضرور ہوا ہے کہ تعطل دور ہو گیا ہے اور اب بات چیت دوبارہ شروع کی جائے گی۔

یہ بات سب پر روشن ہے کہ مشرق وسطیٰ میں پائیدار امن کے لئے شام کا امن کے عمل میں شریک ہونا ضروری ہے۔ اس لئے ہر ممکن کوشش کی گئی کہ شام کو دوبارہ سے بات چیت کی میز پر بٹھایا جائے۔ اور اب یہ کوشش اس حد تک کامیاب ہو گئی ہے کہ بات چیت کا سلسلہ دوبارہ شروع ہو گیا ہے۔

۲۲۔ جنوری کو تل ابیب میں خودکشی گروپ نے جو بموں کے دھماکے کئے ان کی ذمہ داری شام پر ڈالی جاتی ہے۔ اسلامی جہاد نامی جس گروپ نے یہ کام دکھایا ہے اس کا ہیڈ کوارٹر دمشق میں ہے۔ ان دھماکوں کے نتیجے میں امن مذاکرات معطل ہو گئے تھے۔

لبنان میں حزب اللہ کی طرف سے اسرائیل کے خلاف جو کارروائیاں کی جاتی ہیں ان کی ذمہ داری بھی شام پر عائد کی جاتی ہے۔

تل ابیب نے یہ پیشکش کی ہے کہ وہ گولان کی پہاڑیوں کو مکمل طور پر خالی کر دے گا اور اس کے بدلے میں شام سے مکمل طور پر یعنی معمول کے تعلقات قائم ہوں گے اس میں سفیروں کا ایک دوسرے کے ساتھ تبادلہ اور وفود کا آزادانہ تبادلہ اور سرحدوں کا کھولنا بھی شامل ہے۔

معمول کے تعلقات کی بحالی کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ دونوں ممالک سخت حفاظتی انتظامات بھی کریں۔ اس مقصد کے لئے شام اور اسرائیل کے فوجی مظاہرین واشنگٹن میں ملاقات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کر[illegible] ہیں۔

یہ بھی تجویز کیا گیا ہے کہ گولان کی پہاڑیوں کو خالی کرنے کے بعد شام کے قبضہ میں دوبارہ جانے کے بعد یہاں اقوام متحدہ کی فوج متعین کی جائے۔ جو کہ ایک خاص عرصہ تک وہاں رہے اور دونوں ملکوں کے درمیان حقیقی اعتماد بحال کرنے کا کام کرے۔ اس فوج کا مقصد صورت حال پر نظر رکھنا ہوگا۔ تاکہ امن کا عمل مستحکم ہو اور کسی ناگوار صورت حال سے بچا جاسکے۔

## امریکہ شمالی کوریا مذاکرات

بار بار کی ناکامیوں کا شکار امریکہ اور شمالی کوریا کے مذاکرات ایک دفعہ پھر پوری طرح شروع ہو رہے ہیں۔ ابھی تک امریکہ اس بات میں ناکام رہا ہے کہ شمالی کوریا کو جنوبی کوریا سے ایٹمی ری ایکٹر قبول کرنے پر آمادہ کرلے تاکہ شمالی کوریا اپنا ایٹمی پروگرام نئے سرے سے مرتب کرے اور ایٹم بم تیار کرنے کے امکانات کو ختم کرسکے۔ امریکہ نے دھمکی دی تھی کہ اگر شمالی کوریا نے اپنا ایٹمی پروگرام ختم نہ کیا تو اس کے خلاف اقتصادی پابندیاں عائد کی جائیں گی۔ شمالی کوریا نے امریکہ کے مطالبے کو تو تسلیم کرلیا تھا لیکن اس پر عمل درآمد میں بہت سی مشکلات حائل ہو رہی ہیں۔ خیال ہے کہ دوبارہ گفتگو شروع ہونے کے بعد ان مسائل کا حل ڈھونڈ لیا جائے گا۔

## ایڈیٹر کے ساتھ زبردستی

کمبوڈیا کے ۴۰۰ طلباء کا ایک گروہ کمبوڈیا کے کھمر زبان کے اخبار "کھمر ضمیر" کے ایڈیٹر کے دفتر میں داخل ہوگیا اور زبردستی ان سے معافی منگوائی۔ ان کو ان کے دفتر میں گھسیٹا گیا مارا گیا۔ اور زبردستی ان کو ان کے دفتر سے باہر نکال لیا گیا۔ یہ صبح ۹ بجے کا واقعہ تھا۔ ان طلباء کو اس اخبار کے ایک ایڈیٹوریل پر اعتراض تھا۔ طلباء کے بقول اس اداریے میں قومی مفادات کو تباہ و برباد کردیا گیا تھا۔

## ہانگ کانگ میں شارکوں کی دہشت

ہانگ کانگ کے شہری آج شارکوں کی دہشت کا شکار ہیں۔ اس سے قبل اس شارک نے ایک شخص کی ٹانگ پر کاٹا تھا جس سے وہ بالآخر مرگیا۔ سمندر میں موجود ان شارکوں کا تازہ شکار جس کی حالت کے بارے میں معلوم نہیں ہوسکا' دوپہر لنچ کے بعد نشانہ بنا۔ زخمی جس کو شارک مچھلی نے کاٹا تھا ہسپتال میں داخل کردیا گیا ہے۔

# وصایا

## ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

**مسل نمبر ۳۰۰۶۲** میں فیروزہ افتخار زوجہ افتخار احمد سنوری قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جھنگ صدر حال شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹۵-۳-۱۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیورات وزنی ۱۵ تولہ مالیتی ساٹھ ہزار روپے اور حق مہر بذمہ خاوند پینتیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے [illegible] کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ فیروزہ افتخار زوجہ افتخار احمد سنوری معرفت سید حمید احمد شاہ گلی نمبر۱ کھنگ روڈ شیخوپورہ گواہ شد نمبر۱ ملک مبشر منظور وصیت نمبر ۲۴۲۴۴ گواہ شد نمبر۲ غلام سرور طاہر وصیت نمبر ۲۴۲۷۴۔

**مسل نمبر ۳۰۰۶۴** میں وحید احمد ولد محمد رشید احمد قوم جنجوعہ پیشہ تعلیم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹۵-۳-۱۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے [illegible] کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد وحید احمد ۵۵۵ کامران بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر۱ عبدالاعلیٰ وصیت نمبر ۲۸۹۱۶ گواہ شد نمبر۲ رانا مبارک احمد وصیت نمبر ۲۳۷۱۹۴۔

**مسل نمبر ۳۰۰۶۵** میں ہمایوں مجیب ولد مجیب الدین امجد قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹۵-۲-۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ تین صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے [illegible] کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ہمایوں مجیب ۲۷۱ کامران بلاک اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر۱ نصیرالدین وصیت نمبر ۲۸۹۱۲ گواہ شد نمبر۲ عبدالاعلیٰ وصیت نمبر ۲۸۹۱۶۔

**مسل نمبر ۳۰۰۶۶** میں عائشہ ناصر بنت پروفیسر ناصر احمد صاحب قوم باجوہ پیشہ طالب علمی عمر ۲۰ سال چھ ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ملتان حال میڈیکل کالج لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱۰-۲۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ چار صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے [illegible] کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عائشہ ناصر سیکنڈ ایر ایم بی بی ایس فاطمہ جناح میڈیکل کالج لاہور گواہ شد نمبر۱ پروفیسر ناصر احمد وصیت نمبر ۱۱۸۷۵ گواہ شد نمبر۲ مسز آصفہ ناصر وصیت نمبر ۲۵۸۲۰۔

**مسل نمبر ۳۰۰۶۷** میں بشریٰ ناصر بنت پروفیسر ناصر احمد صاحب قوم باجوہ پیشہ طالب علمی عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن البشریٰ جناح ٹاؤن عقب سرکٹ ہاؤس ملتان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹۵-۳-۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے [illegible] کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ بشریٰ ناصر البشریٰ جناح ٹاؤن عقب سرکٹ ہاؤس ملتان گواہ شد نمبر۱ پروفیسر ناصر احمد وصیت نمبر ۱۱۸۷۵ گواہ شد نمبر۲ مسز آصفہ ناصر وصیت نمبر ۲۵۸۲۰۔

**مسل نمبر ۳۰۰۶۸** میں رشیدہ بیگم زوجہ محمد اقبال قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۱۷ جنوبی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹۵-۴-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر بیس ہزار روپے اور طلائی کنگن مالیتی چار ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے [illegible] کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ رشیدہ بیگم چک نمبر ۱۷ جنوبی P.O خاص ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر۱ منیر احمد کریم وصیت نمبر ۲۷۵۳۴ گواہ شد نمبر۲ نعیم اکرم طاہر باجوہ وصیت نمبر ۲۸۲۴۵ بھتیجا موصیہ۔

**مسل نمبر ۳۰۰۶۹**

I Muhammed Eaqub Ali s/o Late B. A. Sarker

پیشہ پنشنر عمر ۶۳ سال بیعت ۱۹۶۸ء ساکن چٹاگانگ بنگلہ دیش بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹۴-۴-۱۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) پلاٹ نمبر ۱۸۳۷/۱۶۸ گلی نمبر ۴ لعل خان بازار چٹاگانگ مالیتی تیس ہزار ٹکہ (۲) دو ایکڑ زرعی زمین مالیتی چھ ہزار ٹکہ (۳) زیر تعمیر بلڈنگ مالیتی ایک لاکھ اڑسٹھ ہزار ٹکہ کل جائیداد مالیتی دو لاکھ چار ہزار ٹکہ اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار ٹکہ ماہوار مل رہے ہیں۔ اور مبلغ ۲۴۰۰۰ ٹکہ سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Muhammed Eaqub Ali چٹاگانگ بنگلہ دیش گواہ شد نمبر۱ اے۔ کے۔ ایم غلام سرور پسر موصی گواہ شد نمبر۲ محمد مسعود الحق چٹاگانگ بنگلہ دیش وصیت نمبر ۲۸۷۷۲۔

بقیہ صفحہ ۱

اسی طرح جماعت کی ذیلی تنظیموں کی مختلف تقریبات کا انتظام کرنے میں مدد دینے کے لئے وہ ہر وقت تیار رہتے تھے۔ ان کی بے وقت موت جماعت کے لئے ایک بہت بڑا نقصان ہے۔ حضرت امام جماعت الرابع نے ان کی خدمات کو اپنے جمعہ کے خطاب میں بیان کرتے ہوئے سراہا۔

ہم ان کی بیوہ اور ان کے تین بچوں اور ان کے والد مسٹر اسحاق عثمان میمن اور ان کے خاندان کے دوسرے ممبران کی خدمت میں دلی تعزیت پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے غمزدہ خاندان کو اس ناقابل تلافی نقصان کو برداشت کرنے کی طاقت عطا فرمائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خبریں

**ربوہ : 5- جون-1995ء**
شدید گرمی اور لو کا سلسلہ جاری ہے
درجہ حرارت کم از کم 28 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 45 درجے سنٹی گریڈ

○ دہشت گردوں نے پورے کراچی کو مفلوج کر کے رکھ دیا۔ گذشتہ روز مزید ۸۔ افراد ہنگاموں میں ہلاک ہو گئے۔ کراچی کے تین اضلاع وسطی شرقی اور غربی ہنگامہ آرائی فائرنگ جلاؤ گھیراؤ اور قتل و غارت گری کی لپیٹ میں رہے۔ ہلاک ہونے والوں میں پولیس کا ایک سپاہی بھی شامل ہے۔ جبکہ ۱۲ افراد زخمی ہوئے۔ ۲۱ گاڑیوں کو دہشت گردوں نے نذر آتش کر دیا۔ ایک سرکاری ادارے پی سی ایس آئی آر کی گاڑی کو اس کے سٹاف کے دس ارکان سمیت اغوا کر لیا گیا۔ اغوا شدہ گاڑی کا تاحال کوئی پتہ نہیں چل سکا۔ سعود آباد تھانے پہ بم سے حملہ کیا گیا جس کے نتیجے میں زبردست دھماکہ ہوا اور تھانے میں کھڑی گاڑی کو نقصان پہنچا پولیس اہلکاروں نے پوزیشنیں سنبھال لیں لیکن ملزموں کا کوئی پتہ نہیں چل سکا۔ خواجہ اجمیر اور اورنگی سے چار افراد کو آگ لگاتے ہوئے گرفتار کر لیا گیا۔

○ کراچی شہر میں مسلسل ہنگاموں سے تجارتی سرگرمیاں معطل ہیں بازار بند ہیں۔ متاثرہ علاقوں میں کھانے پینے کی اشیاء بھی نہیں مل رہیں۔ دہشت گرد سڑکوں پر دندنا رہے ہیں کوئی کارروائی کرنے والا نظر نہیں آ رہا۔

○ کراچی میں پولیس کے جوانوں نے تحفظ کی ضمانت کے بغیر متاثرہ علاقوں میں جانے سے انکار کر دیا ہے۔ سرکاری ٹرانسپورٹ بھی نہیں چل رہی۔ صورت حال سے پریشان ہو کر لوگ نقل مکانی کر رہے ہیں۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نواز شریف جانتے ہیں کہ کراچی میں دہشت گردی کون کروا رہا ہے۔ کراچی کا مسئلہ قوم کی بقا کا مسئلہ ہے۔ اس مرحلہ پر کیا گیا غلط فیصلہ پوری قوم کے پچھتاوے کا سبب بنے گا۔ ذاتی مفادات کو بالائے طاق رکھ کر قومی مفادات کی بات کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ کراچی کے عوام نے اس نام نہاد جماعت کو مسترد کر دیا ہے۔ جس نے انہیں بدامنی کے سوا کچھ نہیں دیا۔

○ سابق گورنر سندھ اور سابق اٹارنی جنرل آف پاکستان مسٹر فخرالدین جی ابراہیم نے کہا ہے اگر حالات کو فوری طور پر نہ سنبھالا گیا تو سب کچھ ختم ہو جائے گا۔ پروفیسر غفور احمد نے کہا ہے کہ زندہ دلان پنجاب کو ملک عزیز ہے تو سندھ اور کراچی کو بچائیں۔

○ سندھ اسمبلی میں سخت حفاظتی اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ وزراء اور اراکین کے ذاتی محافظوں کے داخلے پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔

○ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ کراچی میں تشدد کی حالیہ لہر ایم کیو ایم کے ہیڈ کوارٹرز پر چھاپہ کے بعد پھیلی ہے۔ چھاپے کی اطلاع ملتے ہی ایم کیو ایم کے کارکن گلی کوچوں میں نکل آئے اور گولیاں چلانے لگے۔ کراچی میں بعض تھانوں کی چھتوں پر بچاؤ کے لئے بھاری مشین گنیں نصب کر دی گئی ہیں۔ پولیس ضلع وسطی میں اس ڈر سے داخل نہ ہوئی کہ کہیں حملہ کرنے والوں کی زد میں نہ آ جائے۔

○ سابق وزیر مملکت برائے دفاع اور حامد ناصر چٹھہ کے سیاسی حریف کرنل ریٹائرڈ غلام سرور کے بیٹے اور اس کے چار ساتھیوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے ان پر الزام ہے کہ انہوں نے ۲۵ لاکھ روپے میں حامد ناصر چٹھہ کے قتل کا سودا کیا۔ اس سلسلے میں ایک آڈیو کیسٹ خفیہ ادارے کے ہاتھ آ گئی ہے۔ کرنل غلام سرور کے خاندانی ذرائع نے الزام لگایا ہے کہ یہ ساری کہانی من گھڑت ہے۔ سیاسی انتقام لینے کے لئے یہ ڈرامہ رچایا جا رہا ہے۔

○ مسٹر آصف علی زرداری ایم این اے نے کہا ہے کہ الطاف حسین دہشت گرد ہیں۔ کراچی کے مسئلہ سے حکومت کو خطرہ نہیں ہے۔

○ کراچی میں گذشتہ روز جن گاڑیوں کو نذر آتش کیا گیا ان میں بسیں منی بسیں، پی آئی اے کی وین، ٹرک اور کوچز شامل ہیں۔ لیاقت آباد میں فائرنگ کر کے بجلی کا ٹرانسفارمر اڑا دیا گیا۔ ناظم آباد، گل بہار، شریف آباد، بفرزون، پاک کالونی، فیڈرل بی ایریا، اورنگی ٹاؤن اور نیو کراچی میں گولیاں چلتی رہیں۔

○ ایک خلیجی اخبار نے مشورہ دیا ہے کہ کراچی کا بحران حل کرنے کے لئے بلدیاتی انتخابات کرا کے انہیں اختیارات دے دیئے جائیں۔ بے نظیر مہاجروں سے مذاکرات میں وقت ضائع نہ کریں۔

○ کراچی کی صورت حال پر سینٹ میں اپوزیشن واک آؤٹ کر گئی۔ وفاقی وزراء نے کہا کہ کراچی کی صورت حال کشمیر سے مربوط ہے۔ اگر کیس چلنے دیا جاتا تو ملک نہ ٹوٹتا۔ دباؤ میں آ کر مذاکرات نہیں کریں گے۔ وزیر داخلہ نصیراللہ بابر نے کہا ہے کہ کسی جرائم پیشہ کے خلاف کیس واپس نہیں لیں گے۔

○ بھارت نے مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین کے خلاف سب سے بڑے آپریشن کی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ فوج نے سری نگر میں ۶۔ افراد کو شہید اور ۲۰۰ کو گرفتار کر لیا۔

○ پنجاب اسمبلی کے سپیکر نے وزیر اعلیٰ پنجاب کے خلاف اپوزیشن کے رکن مسٹر تابش الوری کا ریفرنس بھی مسترد کر دیا۔ سپیکر نے قرار دیا کہ وزیر اعلیٰ کی طرف سے اسمبلی کے اجلاس کے دوران گورنر کو بلدیاتی آرڈی ننس جاری کرنے کی کوئی ایڈوائس نہیں دی گئی اور نہ انہوں نے آئین کی خلاف ورزی کی ہے۔

○ وزیر مملکت برائے خزانہ مخدوم شہاب الدین نے کہا ہے کہ اگر بلوچستان کو سوئی گیس کی رائلٹی دی گئی تو مختلف ادارے روئیں گے۔ ۲۶ فیصد رائلٹی کا مطالبہ تسلیم کرنے سے واپڈا کو بھی بجلی کے نرخوں میں اضافہ کرنا پڑے گا۔ عام شہری کی زندگی پر برا اثر پڑے گا اور افراط زر بڑھے گا۔

○ ملی یکجہتی کونسل کے مرکزی رہنما اور سپاہ صحابہ پاکستان کے چیئرمین مولانا ضیاء القاسمی نے دعویٰ کیا ہے کہ یکجہتی کونسل نے ۱۴ سو سال پرانا شیعہ سنی جھگڑا ختم کر دیا ہے انہوں نے کہا کہ کونسل دینی جماعتوں کو انتخابات میں آگے لانے کے لئے اپنا کردار ادا کر سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ کونسل ملک میں امن کی آخری امید ہے۔

○ پیپلز پارٹی کے ترجمان نے کہا ہے کہ اگر دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں تو الطاف حسین فرار کیوں ہوئے۔ انہیں چاہئے کہ وطن واپس آ کر اپنی پوزیشن واضح کریں۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے ۱۱ مستقل ججوں نے حلف اٹھا لیا۔ ججوں کی حلف برداری کی تقریب کے موقع پر مسلم لیگ (ن) کے درجنوں کارکنوں نے عدالت عالیہ کے احاطے میں داخل ہو کر ہائی کورٹ کی عمارت پر انڈے اور ٹماٹر مارے اور وہاں موجود پولیس اہلکاروں پر پتھراؤ کیا۔

○ صدر اور وزیر اعظم کی ملاقات میں کراچی میں ایک گرینڈ آپریشن کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ انتظامیہ اور دہشت گردوں میں یہ آخری معرکہ ہو گا۔


ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
**انور گولڈ سمتھ**
اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
نزد الائیڈ بینک ربوہ
پروپرائیٹر: انوار احمد ولد ڈاکٹر عبدالغفور زاہد صاحب مرحوم

**چکی آٹا بمعہ پلاٹ برائے فروخت**
چکی آٹا۔ مونجی چھڑنے والی مشین۔ تیل نکالنے والی مشین اور روئی اور مرچوں والی مشین۔ بھرتی فیس کنکشن ۱۵ مرلہ کا پلاٹ ساہیوال روڈ اور لب سڑک واقع ہے
رابطہ: محمود احمد طارق (طاہر آباد)
فون: 212193
گھر کا پتہ: 2/4 دارالعلوم غربی ۔ ربوہ

**پلاٹ برائے فروخت**
پلاٹ نمبر 15/7 دارالنصر غربی ربوہ
رقبہ ایک کنال ۔ نہایت باموقع
برائے فوری فروخت
رابطہ: وسیم احمد کلیم ابن نسیم احمد طاہر
8/7 دارالنصر غربی ربوہ فون 212175/837

**برائے فروخت**
خوبصورت اور جدید طرز تعمیر پر تیار شدہ نئے مکان تمام سہولتوں کے ساتھ
• ۱۴ مرلہ رقبہ واقع دارالرحمت شرقی
• رقبہ ۱۴ مرلہ، ۷ مرلہ، 5 مرلہ واقع رحمان کالونی پلاٹس
• 5 مرلہ، ۱۵ مرلہ واقع دارالنصر
رابطہ کیلئے: ہومیو ڈاکٹر عزیز احمد خان
3۔ بیت العزیز رحمان کالونی ربوہ
فون رہائش: 211399
کلینک: 212399

پتہ

اکسیر موٹاپا 30/-
ہمدرد نسواں (حمید اطہر کو) 2/-
دوائی مفضل الٰہی بہلائے اولاد نرینہ 150/-
زود جام عشق 600/-
اکسیر لیکوریا کیپسول 30/-
کلین اپ 20/-
سفوف اکسیر شوگر 30/-
جدید دواخانہ خدمت خلق گولبازار- ربوہ فون: 659